50070 ـ قيام الليل كا اجروثواب

سوال

قيام الليل كا اجروثواب كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله

قيام الليل سنت مؤكده ہے ، اوركتاب وسنت ميں اس كى تواترسے نصوص ملتى ہيں جن ميں قيام الليل كرنے پر ابھارا گيا اوراس كى ترغيب دى گئي ہے ، اوراس كى شان وعظمت اورعظيم اجروثواب كوبيان كياگيا ہے ۔

قيام الليل كى تثبيت ايمان ميں عظيم شان پائي جاتى ہے ، اوراعمال كى بزرگي اورشان ميں معاون ثابت ہوتا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالى كافرمان ہے :

اے كپڑے ميں لپٹنے والے ، رات كے وقت نمازميں كھڑے ہوجاؤ مگر كم ، آدھى رات يا اس سے بھى كم كرلے ، يا اس سے بڑھادے اورقرآن ٹھر ٹھر كر صاف پڑھا كر ، يقينا ہم تجھ پر عنقريب بہت بھارى بات نازل كريں گے، بيشك رات كا اٹھنا دل جمعى كے ليے انتہائي مناسب ہے ، اوربات كوبہت درست كردينے والا ہے المزمل (1 ـ 6) ۔

اللہ سبحانہ وتعالى نے اہل ايمان اوراہل تقوى كوبہت اچھى خصلتوں اوراعمال جليلہ كرنے پر مدح وتعريف كى ہے :

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے :

{ ہماري آيتوں پرتووہى ايمان لاتے ہيں جنہيں جب كبھى بھى نصيحت كى جاتى ہے تو وہ سجدے ميں گرپڑتے ہيں اوراپنے رب كى حمد كے ساتھ اس كى تسبيح كرتے ہيں اورتكبر نہيں كرتے ۔

ان كى كروٹيں اپنے بستروں سے الگ تھلگ رہتى ہيں ، اپنے رب كو خوف اورامید كےساتھ پكارتے ہيں ، اورجوكچھ ہم نے انہيں دے ركھا ہے وہ خرچ كرتے ہيں ، كوئي نفس نہيں جانتا كہ جوكچھ ہم نے ان كى آنكھوں كى ٹھنڈک انكے ليے پوشيده كرركھى ہے ، جوكچھ وہ كرتے رہے ہيں اس كا يہ بدلہ ہے } السجدة (15 ـ 17) ۔

اورايک مقام پر ان كے اوصاف كچھ اس طرح بيان كيے :

فرمان باری تعالی ہے :

اورجو اپنے رب کے سامنے سجدے اورقیام کرتے ہوئے راتیں بسر کرتے ہیں ، اورجو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ! ہم سے دوزخ کا عذاب پرے ہی پرے رکھ ، کیونکہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے ، بلاشبہ وہ ٹھرنے اوررہنے کے لحاظ سےبد ترین جگہ ہے ۔

اورچند آیات آگے چل کر یہ فرمایا :

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے بدلے جنت کے بلند وبالاخانے دیے جائيں گے جہاں انہیں دعا وسلام پہنچایا جائے گا ، اس میں یہ ہمیشہ رہیں گے وہ رہنے کےلیے بہت ہی اچھی جگہ اورمقام ہے الفرقان (64 ـ 75) ۔

ان آیات میں قیام اللیل کی فضیلت کی تنبیہ پائي جاتی ہے اوراس کا اجروثواب بھی جومخفی نہیں ، اورپھر یہ عذاب جہنم سے دوری اور جنت میں داخلے اورکامیابی کا سبب بھی ہے اوراسی بنا پرجنت میں پائي جانی والی ہیشہ ہمیشہ کےلیے نعمتوں کا حصول بھی ہوتا ہے ۔

اوراس کے ساتھ ساتھ اللہ رب العالمین کا قرب وپڑوس بھی پایا جاتا ہے ، اللہ تعالی ہمیں یہ انعامات حاصل کرنے والوں میں شامل فرمائے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے سورۃ الذرایات میں متقین کی صفات بیان کیں ہیں اوران میں قیام اللیل کو بھی ذکر فرمایا ہے ، اوریہ بیان کیا ہے کہ ایسی صفات کے مالک لوگ وسیع جنات کے مالک بنے اورانہیں اس کی نعمتیں حاصل کرنے میں کامیابی حاصل ہوئي ۔

فرمان باری تعالی ہے :

بلاشبہ متقی لوگ بہشتوں اورچشموں میں ہوں گے ، ان کے رب نے انہیں جوکچھ عطا فرمایا ہے اسے حاصل کررہے ہونگے وہ تو اس سے پہلے ہی نیکوکار تھے ، اوروہ رات کوبہت ہی کم سویا کرتے تھے ، اورسحری کے وقت استغفار کیا کرتے تھے الذاریات (15 ـ 18) ۔

اورنبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت سی احادیث میں قیام اللیل پر ابھارا اوراس کی ترغیب دلائي ہے جن میں سے چند ایک ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(فرض نماز کے بعد سب سے افضل رات کی نماز ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (1163) ۔

اورایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اس طرح فرمایا :

(تم رات کا قیام ضرور کیا کرو ، اس لیے کہ تم سے پہلے صالح لوگوں کی یہی عادت تھی ، اوریہ تمہارے رب کے قرب کا باعث بھی ہے ، اور گناہوں ومعاصی کوختم کرنے والا ہے ، اورگناہوں سے منع کرنے والا ہے)

سنن ترمذی حدیث نمبر (3549) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل (452) میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

قولہ : (فانہ داب الصالحین) یعنی ان کی عادت اورحالت ۔

قولہ : (وھوقربۃ الی ربکم) یعنی یہ اللہ تعالی کا قرب حاصل کرنے والی اشیاء میں سے ہے ۔

قولہ : (ومکفرۃ للسیات) یعنی برائیوں کومٹاڈالتا اورختم کردیتا ہے ۔

قولہ : (ومنہاہ للاثم) یعنی گناہ کے ارتکاب سے روکتا ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

یقینا نماز برائي اور بے حیائي کے کاموں سے روکتی ہے ۔

اورعمرو بن مرۃ الجہنی رضي اللہ تعالی عنہ سےروایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قضاعۃ قبیلے کا ایک شخص آیا اورکہنے لگا :

مجھے بتائيں کہ اگر میں گواہی دوں کے اللہ تعالی کے علاوہ کوئي معبود برحق نہیں اوریقینا آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں ، اورپانچوں نمازکی ادائيگي کروں ، اوررمضان کے مہینہ کے روزے رکھوں اورقیام کروں ، اورزکاۃ ادا کروں تومجھے کیا ملے گا ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

جوشخص بھی ایسے اعمال کرتا ہوافوت ہوجائے وہ صدیقین اورشہداء کے ساتھ ہوگا) صحیح ابن خزیمۃ ، علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن خزیمہ (2212) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے علی بن ابی طالب رضي اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(یقینا جنت میں کچھ ایسے بالاخانے بھی ہیں جن کے اندر سے ان کا باہر والا حصہ دیکھا جاسکتا ہے ، اوران کے باہرسے اندر والا دیکھا جاتا ہے ، توایک اعرابی شخص کھڑا ہوکر کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ بالا خانے کس کے لیے ہیں ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جس نے بھی اچھی اوربہترکلام کی ، اورکھانا کھلایا ، اور روزوں پر ہمیشگي کی ، اور رات کو جب سب لوگ سو رہے ہوں تواس نے نماز ادا کی) سنن ترمذی حدیث نمبر (1984) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

امام حاکم رحمہ اللہ تعالی نے روایت بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اورکہنے لگے : اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ جتنا مرضی زندہ رہ لیں بالآخر آپ کوموت نے آگھیرنا ہے ، اورجس سے چاہیں محبت کرلیں یقینابالآخر آپ اس سے جدا ہوجائیں گے ، اورجو چاہیں عمل کرلیں آپ کو اس کا بدلہ دیا جائے گا ، اورآپ آپنے علم میں رکھیں کہ مومن کا شرف مرتبہ اس کے قیام اللیل میں ہے اوراس کی عزت لوگوں سے استغناء اوربے پرواہی ہے) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الجامع (73) میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

اورایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

(جوشخص بھی دس آیات کے ساتھ قیام کرے وہ غافل لوگوں میں نہیں لکھا جائے گا ، اورجس نے ایک سوآیات پڑھ کرقیام کیا وہ قانتین میں لکھا جائے گا ، اورجس نے ایک ہزار آیات پڑھ کر قیام کیا اسے مقنطرین میں لکھا جائے گا) ۔

سنن ابوداود حدیث نمبر (1398) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

مقنطرین وہ لوگ ہیں جنہیں اجروثواب کاقنطار دیا جائے گا، اورقنطار سونے کی ایک مقدار کوکہتے ہیں ، اوراکثر اہل علم کا کہنا ہےکہ یہ چارہزار دینار ہیں ۔

اورقنطار کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ : بیل کی کھال کوسونے سے بھرا جائے تواسے قنطار کہا جاتا ہے ،

اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ : اسی ہزار دینار ہیں ، اورایک قول یہ بھی ہے کہ : بہت زیادہ مال جس کی مقدار معلوم نہ ہو کوقنطار کہا جاتا ہے ۔

دیکھیں " النهاية فی غريب الحديث لابن الاثير "

حدیث سے مراد یہ ہے کہ اس میں ایک ہزار آیت کے ساتھ قیام کرنے والے کے اجروثواب کی عظمت کو بیان کیا گیا ہے ۔

امام طبرانی رحمہ اللہ تعالی نے روایت بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(قنطار دنیا اوراس میں پائي جانے والی اشیاء سے بہتر ہے) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح الترغیب (638) میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

فائدہ :

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

سورت الملک یعنی تبارك الذي بيده الملك سے قرآن مجید کے آخر تک ایک ہزار آیات ہیں ۔ اھ

لھذا جس نے بھی سورة الملک سے لیکر آخر قرآن مجید تک پڑھ کرقیام کیا اس نے ایک ہزار آیت کے ساتھ ہی قیام کیا ۔

واللہ اعلم .